تبصرے

— شرح قصیدہ بانت سعاد

— شرح قصیدہ بُردہ

یہ دونوں قصیدے رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں ہیں۔ اور ان کا شمار عربی ادب کے شاہکاروں میں ہوتا ہے۔ اول الذکر قصیدہ کعب بن زہیر کا ہے، اور اس شاعر نے جو دورِ جاہلی اور دورِ اسلامی ہر دو سے تعلق رکھتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں خود سنایا تھا، اور آپؐ نے خوش ہو کر اُسے اپنی چادر عطا کی۔ کہا جاتا ہے کہ آپؐ کی یہ چادر حضرت معاویہ نے اُس کے بیٹوں سے خرید لی تھی، خلفائے امویہ سے یہ عباسی خلفا کے پاس پہنچی، اور اُن سے ترکوں کے عثمانی سلاطین کے ہاں آئی۔

دوسرا قصیدہ ساتویں ہجری کے ایک مصری شاعر محمد بن سعید بوصیری کا ہے۔ اس قصیدے کی بھی بڑی شہرت ہوئی اور اُسے بڑا متبرک سمجھا گیا۔ مشائخِ تصوف اس کو بطور وظیفہ پڑھتے تھے اور اسے دافع امراض و مشکلات مانا جاتا تھا۔ مثلاً اس کے بارے میں اس قسم کے معتقدات عام تھے کہ ۱۷ بار پڑھا جائے تو نازل ہونے والی بلا رفع ہو جاتی ہے۔ تین سو بار پڑھنے سے قحط دُور ہو جاتا ہے۔ مقروض اسے ہزار بار پڑھے تو قرض سے نجات مل جاتی ہے۔ پھر ایک ایک شعر کی الگ الگ تاثیرات بتائی جاتی تھیں۔ مثال کے طور پر فلاں شعر بارش کے پانی کے گلاب کے عرق سے لکھ کر سانپ کے ڈسے ہوئے کو پلا دیا جائے تو اچھا ہو جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

غرض اس قصیدے کے بارے میں خوش عقیدگی نے کرامات کا ایک طومار جمع کر دیا، اور صدیوں تک مسلمان انھیں مانتے رہے اور اس طرح قصیدہ بُردہ سے شفا اور برکت حاصل کرتے رہے۔

ایک عجیب بات یہ ہے کہ قصیدہ بانت سعاد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سنایا گیا اور آپؐ نے اسے بے حد پسند فرمایا۔ اُس میں تشبیب اور گریز کے بعد آپؐ کی مدح کے جو اشعار